بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں!

کہ عبد اللہ نامی شخص نے مسجد ومدرسہ کی نیت سے پلاٹ خرید اہے ابھی تک اس میں تعمیرات شروع نہیں ہوئی کہ ایک اور آدمی مسجد کے لئے جگہ دینے کا ارادہ کر رہا ہے اس کے متبادل اور وہ بندہ یہ کہہ رہا ہے کہ آپ اپنا پلاٹ بیچ کر ان پیسوں سے میری جگہ پر مسجد بنالیں تاکہ مسجد بن جائے۔ تو کیا اس پلاٹ کو جو مسجد ومدرسہ کی نیت سے خرید اہے اس کو بیچ کر ان پیسوں سے دوسری جگہ پر مسجد تعمیر کرنا درست ہے؟ اور اسکی جگہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ تھوڑی مین پر ہے اور جس زمین کو بیچنے کی بات کر رہے ہیں وہ تھوڑا پیچھے ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمادیں شکریہ۔

المستفتی: مولانا عبد اللہ

۰۵۱۵۵۷۰۹۴۹۰

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں اگر عبد اللہ نے مذکورہ پلاٹ خرید کر وقف نہیں کیا تھا بلکہ صرف نیت کی تھی اور کوئی ایسا لفظ نہیں کہا تھا کہ میں نے اس پلاٹ کو مسجد کے لئے وقف کر دیا تو اس صورت میں یہ پلاٹ عبد اللہ کی ملکیت ہے، اس پلاٹ کو بیچ کر ان پیسوں کو دوسری مسجد میں صرف کرنا انکے لئے جائز ہے۔ اس لئے کہ صرف ارادہ کرنے سے یہ پلاٹ شرعی مسجد کا حکم نہیں رکھتا بلکہ مسجد کے لئے باقاعدہ وقف کرنا یا اس پلاٹ میں مسجد کی نیت سے نماز پڑھنے کی اجازت دینا ضروری ہے، لہذا وقف تام نہ ہونے کی وجہ سے اس پلاٹ کو بیچنا اور ان پیسوں کو دوسری مسجد میں صرف کرنا جائز ہے البتہ اگر یہ جگہ وقف کر دی ہو تو اس صورت میں اس پلاٹ کو بیچنا جائز نہیں۔ ماخذ: فتاوی محمودیہ (۲۱/۷۰) فتاوی حقانیہ (۵/۱۲۲) فتاوی دار العلوم دیوبند (۱۳/۲۷۵)

فی الھدایۃ (۲/۲۰)

وإذا بنى مسجدا لم يزل ملكه عنه حتى يفرزه عن ملكه بطريقه ويأذن للناس بالصلاة فيه ، فإذا صلى فيه واحد زال عند أبي حنيفة عن ملكه" أما الإفراز فلأنه لا يخلص لله تعالى إلا به . وأما الصلاة فيه فلأنه لا بد من التسليم عند أبي حنيفة ومحمد ، ويشترط تسليم نوعه ، وذلك في المسجد بالصلاة فيه . أو لأنه لما تعذر القبض فقام تحقق المقصود مقامه ثم يكتفى بصلاة الواحد فيه في رواية عن أبي حنيفة . وكذا عن محمد ؛ لأن فعل الجنس متعذر فيشترط أدناه. وعن محمد أنه يشترط الصلاة بالجماعة ؛ لأن المسجد بني لذلك في الغالب "وقال أبو يوسف: يزول ملكه بقوله جعلته مسجدا" لأن

Scanned by CamScanner

التسليم عنده ليس بشرط ؛ لأنه إسقاط لملك العبد فيصير خالصا لله تعالى بسقوط حق العبد.

في الدر المختار (٤/٣٥٦)

(ويزول ملكه عن المسجد والمصلى) بالفعل و (بقوله جعلته مسجدا) عند الثاني (وشرط محمد) والإمام (الصلاة فيه) بجماعة وقيل: يكفي واحد وجعله في الخانية ظاهر الرواية.

في الدر المختار (٤/٣٤٢)

(والملك يزول) عن الموقوف بأربعة بإفراز مسجد كما سيجيء و (بقضاء القاضي) لأنه مجتهد فيه ، وصورته: أن يسلمه إلى المتولي....... (أو بالموت إذا علق به)...... (أو بقوله وقفتها في حياتي وبعد وفاتي مؤبدا).

في خلاصة الفتاوى(٤/٤٠٨)

ولو جعل داره مسجداً يجوز بالاجماع ولا يجوز مشاعا وانما يجوز اذا سلمه والتسليم ان يصلي فيه بجماعة بأذان و اقامة باذنه عند ابي حنيفةؒ و محمدؒ. والله اعلم بالصواب.

جواد احمد عفی عنہ

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۱۴۴۶/۶/۷ھ

الجواب صحیح
بندہ ضیاء الرحمن عفی عنہ
دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب صحیح
ریاض ...
دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی